[This question paper contains 2 printed pages.]

Your Roll No...............

Sr. No. of Question Paper	**:**	**11460**
Unique Paper Code	:	2141001001
Name of the Paper	:	AEC URDU A
Name of the Course	:	**COMMON PROG GROUP**
Semester	:	Ist

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 60

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: کل چار (۴) سوالوں کے جواب دیجیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

"سچ پوچھو تو میں ایک جمود ہوں یا ایک دور افتادہ صدا، جس نے وطن میں رہ کر بھی غریب الوطنی کی زندگی گزاری ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مقام میں نے پہلے دن اپنے لیے چن لیا تھا وہاں میرے بال و پر کاٹ لیے گئے ہیں۔ یا میرے آشیانے کے لیے جگہ نہیں رہی بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے دامن کو تمہاری دست درازیوں سے گلہ ہے۔ میرا احساس زخمی اور میرے دل کو صدمہ ہے۔ سوچو تو سہی تم نے کون سی راہ اختیار کی؟ کہاں پہنچے اور اب کہاں کھڑے ہو؟ کیا یہ خوف کی زندگی نہیں؟ کیا تمہارے حواس میں اختلال نہیں آ گیا ہے؟ یہ خوف تم نے خود ہی فراہم کیا ہے۔ یہ تمہارے اپنے اعمال کے پھل ہیں۔"

(ب)

"تمہاری دادی لکھتی ہیں کہ رہائی کا حکم ہو چکا تھا۔ یہ بات سچ ہے۔ اگر سچ ہے تو جواں مرد ایک بار دونوں قیدوں سے چھوٹ گیا! قید حیات رہی نہ قیدِ فرنگ، ہاں صاحب وہ لکھتی ہیں کہ پنشن کا روپیہ مل گیا تھا۔ وہ تجہیز و تکفین کے کام آیا۔ یہ کیا بات ہے؟ جو مجرم ہو کر چودہ برس کو مقیّد ہوا ہو۔ اس کا پنشن کیونکر ملے گا اور کس کی درخواست پر ملے گا؟ رسید کس سے لی جائے گی؟ مصطفیٰ خاں کی رہائی کا حکم ہوا۔ مگر پنشن ضبط، ہر چند اس پرسشِ سے کچھ حاصل نہیں۔ لیکن بہت عجیب بات ہے۔ تمہارے خیال میں جو کچھ آئے۔ وہ مجھ کو لکھو۔ دوسرا امر یعنی تبدیلِ مذہب، عیاذاً باللہ! علی کا غلام کبھی مرتد نہ ہوگا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ حضرت چالاک اور سخن ساز اور ظریف تھے۔ سوچے ہوں گے کہ ان داموں میں اپنا کام نکالو اور رہا ہو جاؤ۔"

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی   تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی
موئے آغاز الفت میں ہم افسوس   اسے بھی رہ گئی حسرت جفا کی
فلک کے ہاتھ سے میں جا چھپوں گر   خبر لا دے کوئی تحت الثرا کی

سادگی و پرکاری بے خودی و ہشیاری   حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا
غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل   خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا

(ب)

مہینوں کے کٹتے ہیں رستے پلوں میں   گھروں سے سوا چین ہے منزلوں میں
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلوں میں   شب و روز ہے ایمنی قافلوں میں
سفر جو کبھی تھا نمونہ سفر کا
وسیلہ ہے اب وہ سراسر ظفر کا
پہنچتی ہیں ملکوں سے دم دم کی خبریں   چلی آتی ہیں شادی و غم کی خبریں
عیاں ہیں ہر اک بر اعظم کی خبریں   کھلی ہیں زمانے پہ عالم کی خبریں
نہیں واقعہ کوئی پنہاں کہیں کا
ہے آئینہ احوال روئے زمیں کا

۳۔ افسانہ 'پوس کی رات' کا تجزیہ کیجیے۔

۴۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی نثر نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

۵۔ میر تقی میر کی غزلیہ شاعری پر اظہار خیال کیجیے۔

۶۔ نظم ''مرغ اسیر کی نصیحت'' کا خلاصہ لکھیے۔

۷۔ نظیر اکبرآبادی کی شاعری کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

۸۔ غالب کی شاعری کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

۹۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مع مثال کیجیے۔
استعارہ، تضاد، تلمیح، لف ونشر، مراعات النظیر